تلویح الحق

۳۰۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ اولا و آخرا والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ الطاہرین باطنا و ظاہرا اما بعد کہتا ہی بندہ سید علی حسین عافاہ اللہ فی الدارین کہ ان ایام میں ایک رسالہ توضیح الحق حاجی علاء الدین صاحب رامپوری کی تالیف نظر سے گذرا ہی اونہون نی اپنی نزدیک کتاب لاجواب التنقیح الادق فی اصلاح تحقیق الحق کا جواب لکہا ہی چہاپنی مین اپنا رسالہ بیچ میں اور اوسکو یعنی تنقیح کو اوپر حواشی مین رکہا ہی دیکہتی ہی فال نیک سمجہہ مین آئی یعنی کتاب تنقیح نی چارون طرف سی رسالہ توضیح کا محاصرہ کر رکہا ہی گویا تنقیح ایک زبردست پہلوان ہی غنیم کی چہاتی پر چڑہا ہوا ہی ادہر ہر طرف سی دبا رکہا ہی اور تنقیح کا اوپر ہونا اور توضیح کا نیچی ہونا گویا الحق یعلو ولا یعلی کا نقشہ کہنچا ہوا ہی جب اوس توضیح کا مطالعہ بالتشریح کیا تو بڑی بڑے کمالات حاجی جی کی نظر آئے **خوش بیانی** وہ کچہہ صفحہ ۵ مین شعر لکہتی ہین ع گر کہہ چہوڑ تماشے جا دہ ناحق چوٹ جولاہہ کہا حاجی جی نی یہہ شعر لکہکر اپنی رعیت کی جولاہون کو سنایا ہوگا بڑی خوش ہوئی ہونگی کہ ہماری میان بہی بڑی شاعر ہین بہلا ایسی اشعار کہین قابل درج کتاب ہوتی ہین چاہیئی تہا کہ چمارون کو یہ شعر سکہا دیتی وہ اپنی چمار چودس مین ڈنڈے بجا کر پڑہا کرتی سچ کہا ہی ع کہ زر دوزی نداند بوریا باف **آگ لگانی** وہ کچہہ کہین مولوی محمد شفیع صاحب کو پوچہا بنا دیا جاتا ہی کہ وہ کیون تنقیح الادق لکہتی مولوی عبد السمیع صاحب نی ناحق مضامین جمع کرکی اونکی نام وہ کتاب لگا دی یہ منتخب مضمون ہی صفحہ ۳ و ۹ و ۷ کا کہین مخدومنا مولوی عبد السمیع صاحب کو تقصیر سے بری کرکی دوسرون کا قصوروار ٹہرایا جاتا ہی صفحہ ۸ مین بہ نسبت مخدومنا الموصوف لکہتے ہین کہ مقلدین کی تحریک تقاضا ہتمہ تری انکو مجبور کر دیا پہر جملا ست انکو خطاب کرکی کہتے ہین آپ بد عقیدون کی ہر طرح سی مددگار ہو گئی اہلیئی وہ آپکی تعظیم کرنی لگی ہشت سطین لکہا ہو ع پہر تنقیح الادق لکہوائی او نسخہ چند صاحبتے ۰ نہین جرم انکا قصور ہمین جہ انداز سخن بگڑا **عذر بدتر از گناہ** وہ کچہہ کہ تنقیح مین جو

اونکو الزام دیا گیا تہا کہ تمنی رسالہ تحقیق الحق کی لوح پیشانی مین کیون یہہ لفظ لکہا کہ یہہ کتاب رد انوار ساطعہ ہی حال آنکہ
انوار ساطعہ کا ایک فقرہ بہی اوسمین رد نہین کیا گیا نام کتاب کا تحقیق الحق اور مضمون ایسی جہوٹی اوسکا آپ جواب
توضیح الحق کی صـ ۲ سطر ۳ مین اسطرح دیتی مین کہ یہہ اعتراض آپکا نہایت قبیح اور شنیع ہی مطبع کی غلطی پر مولف پر طعنہ
کرنا گل کو قرآن شریف و کتب احادیث مطبوعہ کی غلطیون مین خدا اور رسول کو مورد طعن بنا وگی انتہی بطور خلاصہ واضح ہو کہ یہ
عذر گو عذر بدتر از گناہ کہتی ہین یہہ جواب انکی اصلی پیشوا کا ہی جو براہین قاطعہ مین دیا ہی اور یہہ بڑی خجالت کا جواب ہے
کہ جب کچہہ بن نہ آیا تو بیچارہ اہل مطبع ناکردہ گناہ پکڑ کر اپنی ملامت اوسکی سر رکہی پہر اپنی کتاب کو قرآن سے تشبیہ دی اور
اپنی اوپر اعتراض کو خدا کی اوپر اعتراض کرنیکی برابر قیاس کیا یہ کیسی کج فہمی ہی سب جانتی ہین کہ چہاپہ خانہ نکا
وجود بہی نہوا تہا جب سے کروڑون قرآن شریف کی حافظ صحیح خوان موجود ہین اگر کوئی شخص غلط لکہدیگا یا چہاپ دیگا
حضرات حفاظ کہدینگی کہ یہہ عبارت غلط ہی اب کہئی تحقیق الحق کی عبارت کسکو یاد ہی جسکی سبب سے اوسکی غلطی کو
غلطی غیر کی قرار دیجاتی علاوہ برین حاجی جی نی تحقیق الحق کو بمجرد مطبوع ہونیکی گہر مین رکہہ لیا تہا جب خوب اوسکو صحیح
کر لیا اور غلطنامہ چہپوا یا تب لوگونمین اوسکو شائع کیا اوس غلطنامہ مین بہی یہ غلطی نہ چہاپی پہر لوگ کسطرح جانین کہ یہہ
غلطی مطبع کی ہی اور پہر ایسی غلطی کہ سرلوح پیشانی کتاب پر ہی سب سے اول نظر اوسی پر پڑتی ہی بنا علیہ یہہ
اعتراض تنقیح کا بہت صحیح اور بجا ہی اور حاجی جی کا اس اعتراض کو قبیح اور شنیع کہنا نہایت شنیع و بیجا ہی درحقیقت
یہہ عذر بدتر از گناہ ہی اہل انصاف خیال فرمائین کہ اہل مطبع نی غلطی سی انکی رسالہ مین یہ لکہا کہ مولد شریف کی منکر
بڑی بیوقوف ہین اور مولد شریف کی معتقد جنتی ہین یہ کیا اہل مطبع نی غلطی سی تمہاری مذہب کے خلاف ایک بات
نہ لکہی اور دوسرونکی حق مین جو چاہا لکہا **افترا و بہتان بندی وہ کچہہ** کہ صـ ۱ مین صاحب
انوار ساطعہ کو مخاطب کر کی فرماتی ہین کہ آپ مولانا احمد علی صاحب پر انوار ساطعہ مین یہ شعر چہاڑ گئی ہے خر عیسی اگر
بمکہ رود ٭ باز آید ہنوز خر باشد ٭ شاباش حق شاگردی خوب ادا کیا انتہی بطور خلاصہ **واضح** ہو کہ مین
ناظرین حق طلب کی خدمت مین بالتجا عرض کرتا ہون کہ سب صاحب بالضرور ان اشعار کو ملاحظ فرماوین انوار ساطعہ
مطبوعہ ۱۳۰۲ صـ ۱۴۱ مین یہ اشعار موجود ہین ہرگز ہرگز جناب مولانا احمد علی صاحب کا اوسمین نام نہین صرف یہ ذکر ہی کہ بعضے صاحب
مکہ مدینہ زادہما اللہ شرفا و تعظیما جاتی ہین اور مولد شریف کا جواز بفتوای مفتیان مذاہب اربعہ دیکہتے ہین ہندوستان مین
آکر پہر انکار کرنی لگتے ہین یہہ مضمون لکہکر یہہ تضمین لکہا ہے ایسے منکر شدید ہین بعضے ٭ گرچہ مکہ مین ہی حج ادا کر آئے
وہان محبونکا ڈہنگ دیکہ آئے ٭ بزم مولد کا رنگ دیکہہ آئے ٭ پہر وہی ضد ہی اور وہی تکرار ٭ ہی مولد شریف مین انکار

مجھکو سعدی کا قول یاد آیا ۔ ایسے لوگون کے حق مین فرمایا ۔ خر عیسی اگر بمکہ رود ۔ باز آید ہنوز خر باشد ۔
دیکھیے مولانا کا نام درکنار اسمین کسیکا بھی نام نہین دیانت حاجی جی کی خوب واضح ہوگئی بس ایسی ہی اور بھی
بندشین مصلحت انکے اوپر باندھی ہین کہ حضرت امام ربانی کو برا لکھا حضرت غوث پاک کو برا لکھا معاذ اللہ معاذ اللہ اور
اس مقام مین حاجی جی کی زبانی یہہ بھی معلوم ہوگیا کہ صاحب انوار مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کی شاگرد ہین علم حدیث مین
بنا علیہ جھوٹا ہوگیا حاجی جی کا یہہ لکھنا توضیح الحق کی صفحہ ۳۵ مین جو صاحب انوار کو مخاطب کر کی لکھتے ہین (آپکو کیا خبر جو کسی سے
کچھہ پڑھی ہو تو جانو رسائل تراجم دیکھہ دیکھہ کر عالم بن بیٹھی) پھر صفحہ ۴۶ سطر آخر مین اونکو مخاطب کر کی لکھتے ہین کہ مظاہر حق
کی مطالعہ سی آپ محدث بن بیٹھی انتہی غرضکہ ایسی ایسی فقرات جسقدر آپنے مختلف صفحات مین لکھی سب رد ہوگئی کیونکہ صفحہ ۱۰ مین
مولانا احمد علی صاحب کا شاگرد ہونا صاحب انوار کی نسبت آپنی ثابت کردیا اور یہ سبکو ظاہر ہی کہ مولانا احمد علی صاحب اردو ترجمے
اور اردو رسالے نہین پڑہاتے تھی خاص علم حدیث پڑہاتی تھی حاجی جی نی اتباع قدم بقدم براہین قاطعہ گنگوہی کا کیا ہی جو
کہ مطبع ہاشمی مین چھپا ہی اور اوسکا چھپا نام مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اہل مطبع نی لوح کتاب پر لکھا ہی خود حاجی جی کی
مقتدا پیشوا کی براہین قاطعہ مذکورہ مین سخت ٹھوکر کھائی ہی مضحکہ طفلان کی بہار آئی ہی صفحہ ۲۷ براہین قاطعہ مین نسبت
مخدومی صاحب انوار ساطعہ یہ لکھا (کہ ترجمہ حدیث کا مظاہر حق سی یاد کرلیا ہی) اور صفحہ ۱۰۷ مین لکھا کہ مولف کا علم ترجمہ
مشکوۃ مین حصر ہی اور دیباچہ صفحہ ۲ مین لکھا کہ مولف شاگرد مولوی احمد علی صاحب محدث اور مولوی شیخ محمد صاحب تھانوی اور
مولوی سعادت علی صاحب سہارنپوری کا ہی حالانکہ سب جانتے ہین کہ یہ علما علوم عربیہ پڑہاتی تھی پھر ترجمہ مظاہر الحق کا نام کیسا
افترا ہی واسطی توہین و تحقیر کی خیر یہان تک بھی خیر ہے کیونکہ مظاہر الحق ہی سے بھی حدیث دانی اور مسئلہ دانی کچھہ تو ثابت
ہوتی تھی آپکا بغض اسدرجہ کو بڑہا کہ اسکا بھی مٹانا چاہا کہ اتنا بھی نام اونکی عالمیت کا نہونا چاہیے صفحہ ۲۶ سطر ۶ مین کہدیا
(اگر رسائل اردو مولف پڑہ لیتا تب بھی ایسا لغو جواب نہ دیتا) یہان یہ ثابت کیا کہ رسایل اردو بھی صاحب انوار نی نہین
پڑہی ہین اسلیے تمام لوگونکو حال کھل گیا کہ کتاب براہین قاطعہ گنگوہی کی بنیاد بغض و عناد پر ہی بالکل نفسانیت ہے ایک اور ماجرا سنئے
کہ یہان تو رسائل اردو تک کا انکار ہی صفحہ ۱۳ سطر ۵ مین فتاوی عالمگیریہ کا مولف کی زیر نظر رہنا ثابت کیا اور صفحہ ۶۰ سطر ۸ مین
لکھا کہ مولف کو اس مقام رد محتار یعنی شامی پر نظر ہی نہیے دروغگو را حافظہ نباشد یا تو رسایل اردو کا پڑہنا سلب کرتی
تھی یا کتب فتاوی عربیہ پر نظر ہونی مولف کی تسلیم کی تماشا یہ صفحہ ۹ سطر ۱۲ مین یہ مضمون لکھتی ہین کہ مولف آنکھہ کھولکر مطالعہ
احیاء العلوم کا کرتی تھی کوئی پوچھی کہ جب رسایل اردو بھی مولف انوار ساطعہ نی نہین پڑہی تو کیون کہتی ہو کہ احیاء العلوم
دیکھو خلاصہ یہہ کہ براہین قاطعہ کا مولف بالکل نظرون سے حق پسند لوگونکی گر گیا حاجی جی اونکی پیرو اور مقلد ہین بنا علیہ آپکا بھی سب حال

ہی یا ظاہری بہرم بندی وہ یہہ کہ اپنی تحقیق الحق صفحہ ۲ مین لیے افسوس ظاہر کیا تہا کہ یہ مسئلہ مجلس بود و بعض
بیسری اہل خاندان کی مخالفت کا سبب ہو گیا اس امر کی جواب مین اونکو کتاب تنقیح الادق مین یہہ لکہا تہا کہ تمہی کیون ایقدر
تغلیظ و تشدد حد سی زیادہ کیا جو مخالفت پر نوبت آگئی حاجی جی اوسکی جواب مین رسالہ توضیح الحق مین اپنا بہرم باین طور کہ
صفحہ ۳ مین یہہ کہ خاندان کی مخالفت بعد اشاعت تحقیق الحق اکثر موافقت کی ساتھہ بدلگئی اور سعی مشکور ہوئی انتہی کلامہ
واضح ہو کہ اونکی ایک بہائی صاحب چند روز سی بظاہر مجلس میلاد شریف مین خلط ملط پیدا کرکی اوسمین ملگئی تہی بچنہ کل دانا آدمی
تو بہی جانتی تہی کہ اسمین کچہہ زرگری ہی لیکن عام آدمی جاننی لگی تہی کہ یہ صاحب مولد شریف کی قائل ہین پہر ایکدم سی وہ
اپنی بہائیون کی حالت اپنی پر کہل گئی اور انکار کرنی لگی تو یہہ امر بعضی حقیقت ناشناسون کی خیال مین تغیر حال کا سبب ہو گیا
کہنی لگی کہ دیکہو یہہ شخص پہلی ادہر کا متعلد تہا اب پہر گیا کچہہ عیب دیکہا ہوگا انجام کار اس حرکت سی ایک دو آدمی اور بہی شاید پہندی مین
آگئی اور جن لوگون کو تدابیر حیلہ گرونکی خبر تہی وہ اس سی کچہہ بہی تعجب نہین کرتی کیونکہ پہلی زمانہ مین بعضی یہودی بظاہر مسلمان ہو کر
مکر دین محمدی مین اپنا خبث ظاہر کر چکی ہین اور خود قرآن شریف سورہ آل عمران کی رکوع آٹہوین مین ہی ترجمہ اور
کہا ایک لوگون نی اہل کتاب مین کہ مان لو جو کچہہ اوترا مسلمانون پر دن چڑہی اور منکر ہو جاؤ آخر دن شاید مسلمان پہر جاوین
یہہ ترجمہ آیت کا ہی اور اسکا فائدہ شاہ عبد القادر صاحب نی یہ لکہا ہی کہ بعضی یہود نی آپسمین مشورت کی کہ تم صبح کو جا کر بظاہر
مسلمان ہو جاؤ اور شام کو پہر جاؤ تو شاید مسلمان بہی پہر جاوین اور جانین کہ یہ لوگ منصف تہی کہ اپنا دین چہوڑ کر ہمارا دین
مین آئی تہی پہر ایسی ہی غلطی پائی کہ پہر گئے الی آخرہ **زبان زوری** وہ کچہہ کہ ہر بات مانتے جاتے ہین مگر
زبردستی شاخین اپنی طرف سی نکالتی جاتی ہین دیکہو محفل مولد شریف اور اوسکی جو امور عاملہ مین جب تنقیح الادق مین
علما سلف سی بخوبی ثابت کر دئی تو حاجی جی کو کوئی چارہ نہ بن پڑا بغیر قبول کئی صفحہ ۱۵ سطر اول توضیح مین لکہتی ہین
(قیام اوسوقت تک شرک نہوا تہا اور نہ دیگر امور مباح اوسوقت بدعت تہی اب قیام کی نوبت شرک کو پہنچ گئی اور امور مباح
بسبب عقیدہ عوام کی بدعت ہوئی) پہر صفحہ ۱۵ مین لکہتی ہین (نفس قیام جایز تہا مگر بسبب تداعی عوام اور عقیدہ فاسدہ اونکی اور اونکی اتباع
کی ممنوع ہوا ہی) اب دیکہئی سب امور محفل حتی کہ قیام تک کو حاجی جی مان گئی لیکن یہہ زبان زوری ہی کہ پہلی درست تہا
اب منع ہی اور منع بہی ہوا تو کسواسطی حضرات انوار ساطعہ کی عقیدہ اور اونکی اتباع یعنی متعلدونکی عقیدہ کی باعث معلوم ہوا کہ انوار ساطعہ
سی پہلی مولد شریف اور قیام کرنا درست تہا اب منع ہوا ہی اور منع قیام کی وجہ آپ صفحہ ۳ مین لکہتی ہین (جو بسبب حضور روح علیہ السلام
کی بعلم مستقل ہو شرک ہی نہ مطلق قیام) اسکی معنی سب صاحب سمجہی ہی ہونگی کہ آپنی علم مستقل سبب شرک کا ٹہیرایا علم مستقل کی معنی یہ ہین کہ
جناب سرور کائنات کو فرشتون نی خبر پہنچائی نہ حق سبحانہ نی خبر دی اور نہ حال محفل مشتاقین آپ پر بطور مکاشفہ کہولا گیا

بلکہ بغیر ان سب امور کی اسیطرح خدا تعالی اونہی باتون کو بی تعلیم اور بغیر بتائی کیسی جانتا ہی اسیطرح روح مبارک بھی اوہی بات وہان
کی جانتی ہی اور رونق افروز محفل پاک ہوگئی اس عقیدہ کا نام شرک ہی اور اگر یہ اعتقاد نہو تو شرک نہین کلام حاجی جی کی
تشریح یہی ہی اونہون نے ایک مختصر سا لفظ لکھدیا جس کو کوئی سمجھ کوئی نہ سمجھے ہم نی اوسکو کہولکر بتادیا اب ہم سی سنو کہ
ہم بہی اس عقیدہ کو شرک کہتی ہین مجوزین محفل میلاد شریف کی کسی کتاب مین نکالکر دکہا دیجئی کسینے یہ عقیدہ لکہا ہے
دافع الاوہام انوار ساطعہ وغیرہ کتابین موجود ہین اہل انصاف حق طلب ضرور مطالعہ کرین اور جب یہ بات کہ جو حاجی جی نے
لکہی ہی ہمارے بیان نہین اونکا شرک لکہنا جو منحصر اسی صورت مین تہا سہو ہوگیا اور جسطرح اونہون نے اس عمل کا ہونا سلف سے مسلم
رکہا اور مان لیا اوسیطرح اور اوسی شروط سے اجتماع بہی مسلم رہا اب جو اوسکی خلاف کوئی کرنی لگی ہم خود اوسکو رد کرینگی لیکن
حاجی جی تو زبردستی طوفان اوٹہاتی ہین لیجئی صفحہ ۶ مین لکہتی ہین (ہیئت مجلس مع بیہا اجتماع فساق مجاور و ہمراہان
قصیدہ خوان و مزامیر و تغنی و شیرینی و قیام و پڑہنا آواز بلند وغیرہ بہت کچھ ہوتا ہے آب ارباب انصاف خیال فرماوین
کہ کہین بہی بالخصوص فساق و فجار کا جمع کرنا اور مزامیر اور تغنی کا ہماری مجلس مین نشان پایا جاتا ہی اور اگر یون کوئی
فاسق آگیا جیسے جماعت عید و بقر عید و مجالس نکاح و مجالس ستار بندی مدارس و موقع حج و وقوف عرفات و دیگر مقامات
مین ہر قسم کی آدمی جمع ہو جاتی ہین تو یہ سبب تحریم مجالس میلاد شریف علی الاطلاق ٹہرا دینا بڑی بی انصافی کی
بات ہی اور قیام مین علم مستقل جسکی ہمنی تفصیل اوپر لکہدی اور حاجی جی خاص اوسکو شرک کہتی ہین کسی فرد بشر کا اعتقاد
نہین اور کسی شاعر کی کلام سی سند پکڑ کر جمیع مجالس کو حرام لکہدینا بڑی سفاہت کی بات ہی شاعر تو مبالغہ کیا کرتی ہین
نظامی فرماتی ہین ؎ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ؛ جامی فرماتی ہین ؎ میانش نہ ہی بلکہ از موی ہیچی
پس شعرا کا کلام چہوڑ کر اس فن کی رسائل پر تکیہ کر سند گذارو کہ کبہی علم مستقل جناب سرور عالم کی نسبت ثابت کیا اور کہان
ثابت کر سکوگی کہین ہرگز اسکا پتا نہین بس اہل انصاف کی نزدیک تو حاجی جی کی تقریر سے صاف مولد شریف ثابت ہے
ہیر پہیر کی باتین جو وہ لگاتی ہین انکو ہر آدمی بیدار مغز سمجہتا ہی کہ یہ سخن پروری ہے یہ سب مضامین براہین قاطعہ گنگوہی
مین موجود ہین حاجی جی نی اونہی مضامین کا پورا چربہ اپنی رسالہ مین اوتارا تہا اسیواسطی یہ بہی اونہی کیطرح اہل حق کا
رد لکہکر شرمندہ اور اپنی دعوی مین ناکام رہی واضح ہو یہ رسالہ ہمنی اونکی جواب مین نہین لکہا بلکہ لوگون پر یہ بات ظاہر
کرنیکو لکہا کہ حاجی جی کی توضیح الحق مین ہماری حق الامر کی توضیح ہو چکی ہی فلان فلان مقامات حسب ہند صفحات
اونکی کتاب مین نکالکر دیکہ لین الحمد للہ کہ امر حق آئینہ کی طرح صاف روشن ہوگیا اہل سنت کو توضیح الحق کی جواب نگاری کی کچھ
ضرورت نہوئی کیونکہ وہ خود اپنی منہ سب باتین تسلیم کر رہی ہین البتہ ہمارے چند امور حاجی جی کی ذمہ جواب طلب ہین

امر اول جواب طلب حاجی جی نی تحقیق الحق مین صفحہ ۵ مین یہ لکھا ہی (آیۃ کریمہ و من یعص اللہ و
رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا و لہ عذاب مہین یعنی جو شخص نافرمانی کریگا اللہ کی اور رسول اوسکی کی اور
تجاوز کریگا حدون اوسکی سی تو داخل کریگا اللہ اوسکو دوزخ مین اور رہیگا وہ اوسمین ہمیشہ اور واسطی اوسکی عذاب ہے
خوار کرنیوالا - حدود دین سے تجاوز کرنیکی یہی معنی ہین کہ جو کام دین کا قرون ثلثہ تک کیا گیا ہو نظیر اوسکی نہ پائی
جاتی ہو اوسکو جاری کری انتہی - کتاب تنقیح الادق مین لکھا گیا تھا کہ یہ تفسیر جمیع مفسرین کی خلاف ہی اور تمام
کو پہر حصر کردیا کہ یہی معنی ہین تجاوز حدود کی کہ قرون ثلثہ کی بعد کوئی بات نئی جاری کری حاجی جی نی تنقیح الادق
کی جواب مین جو توضیح لکھی آٹھ ہین اوسمین بہتری شب شب ہانکی اس آیۃ کا جواب جو مطلوب تھا وہ ندیا گیا - حدیث مین
آیا ہی کہ قرآن کی معنی جو شخص اپنی عقل سی کری وہ اپنا ٹہکانا جہنم مین کری بنا علیہ ہم جواب طلب کرتی ہین کہ یہ معنی
کسی تفسیر سی ثابت کرین ورنہ جن لوگون نی اونکو آیت کا ترجمہ اسطور پر بتایا تھا وہ مستحق حدیث وعید کی ہوچکی اور
قدوم روح کی جو گفتگو کرتی ہین وہ آگی آتی ہی دیکہو **دوسرا امر جواب طلب** حاجی جی نی دافع الاوہام
کا یہ شعر صلا توضیح مین لکھا ہے ۵ اوٹہتی ہین مولدین ہین جو با تکریم ۞ یہ ہی سمجہو قدوم کی تعظیم ۞ پہر بعضی مولوی
سلامت اللہ صاحب و مولوی عبد الباری صاحب نے یہ ثابت کیا کہ اس شعر سے قائل کا عقیدہ تشریف آوری کا معلوم ہوتا ہے
یہہ عقیدہ شرک ہی ہم جواب طلب کرتی ہین حاجی جی اور اونکی فقہا و سفہا سی کہ اس شعر دافع الاوہام مین حقیقی قدوم اور
نہین سمجہو کا لفظ موجود ہی سمجہو اگر سمجہہ دار ہو علاوہ برین قدوم کی معنی خود دافع الاوہام مین اس شعر کی آگی لکہدیے
۵ یہی معنی ہین جس ولادت کی ۞ یعنی آپ اس جہان مین آئی - پس مراد یہہ کہ جب پیدایش کا ذکر پڑہا گیا تو اونکا
ذکر ہوا کیونکہ پیدا شدن کی معنی آمدن در دنیا اور قدوم وجودی آپکا عظیم تہا بنا علیہ اوسکی تعظیم اور اوسکا شکریہ چاہیے
ہی کہ جو کسی شخص کی اصل قدوم مین تعظیم دیتی ہین وہ اوسکی ذکر قدوم وجودی مین تعظیم دیتی ہین دیکہو اس معنی کو محفل مین آنیسے
علاقہ نہین جو شرک ثابت کیا جاوے اور مہر شاعر نی جو لکھا تو اوسنی روح کا آنا البتہ لکھا چنانچہ دافع الاوہام مین
یہی نہ قول بعض کرکی نقل کیا ہے کہیں اوسمین علم مستقل نہین ثابت مہر شاعر نی علم مستقل ثابت کیا اور نہ دافع الاوہام مین
دیکہو دافع الاوہام کا صفحہ ۲۹ جسمین یہہ ذکر ہی کہ فرشتے اعمال امت پہنچاتی ہین اور فرشتے درود بہی پہنچاتی ہین جس جلسے مین
درود پڑہا جاتا ہی اور آپکی صفائی باطن ہی یعنی مکاشفہ ہی و لیا سی اعلی درجہ پر ہی اگر ان وسایط سی آپکو خبر محفل
کی ہوجاوی تو کیا بعید ہی دیکہی اس مضمون کتاب دافع الاوہام مین ہرگز علم مستقل ثابت نہین کیا اور آپکی حیات اوپر
نقل ہوچکی کہ جو صفحہ توضیح مین ہی کہ (قیام جو بسبب حضور روح علیہ السلام کی بعلم مستقل ہو شرک ہی نہ مطلق قیام) یہہ

خاص آپکی عبارت ہی پھر مستفتی اور مفتی کیسے عقل کی اندھی ہو گئی کہ شرک کا عقیدہ ٹھراتی ہین اسکا جواب دو

تیسرا امر جواب طلب حاجی جی کی پیر مرشد کی کتاب مسمی ضیاء القلوب مین اشغال حبس دم اور ذکر قلندری

و حدادی اور ذکر چہار ضربی اور تصور شیخ اور رگ کیماس کا دبانا اور اذکار مین ہیئت جدا جدا کا ہونا بہت تحقیق سے موجود ہے

کہ وہ قرون ثلثہ مین نہ تہا کتاب تحقیق الحق مین صد ۲۳ سطر ۱۱ مین آپنے لکہا کہ اشغال مشایخ احادیث اور آثار صحابہ کی

اشارات سی معلوم ہوتی ہین ملحق بالسنۃ ہین لیکن حاجی جی نی اشغال مندرجہ کتاب پیر مرشد برحق کو ثابت کرکی نہ لکہا کہ

کس طرح ثابت ہین اب ہم اوسکا جواب مانگتے ہین کہ ثابت کرو اشارات احادیث و آثار سے جمیع کیفیات اذکار مندرجہ

ضیاء القلوب جب ثابت کروگی ہم بہی تم کو ملحق بالسنۃ ہونا امور متنازعہ فیہ تمہاری کا ثابت کردینگی **چوتہا امر**

جواب طلب جسکا جواب حاجی جی اور اونکی تمام جرگہ اور گروہ سی مطلوب ہے وہ یہہ ہی کہ یہ لوگ کہتی ہین جو

چیز قرون ثلثہ مین پائی جاوی وہ سنت ہی جو نہ پائی جاوی بلکہ بعد قرون ثلثہ ایجاد ہو وہ بدعت ہی اسکی

ثابت صاحب انوار ساطعہ مدت سی اشتہار دی رہی ہین چنانچہ عبارت انوار ساطعہ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۲ کی صد ۲۴ مین یہ ہی کہ

ہمنے بارہا اس مذہب والون کو مہلت دی کہ مہینے دو مہینے برس دو برس مین کسی کتاب سی خود یا اپنی مددگارون سے

تلاش کرا کر ایسی حدیث معتبر ہم کو دکھا دین جسمین خاص یہی الفاظ ہون کہ قرون ثلثہ کی بعد جو بات نکلیگی وہ بدعت

ہو گی یا خاص یہی الفاظ کسی جماعت اصحاب یا تابعین یا تبع تابعین کی زبانی ارشاد فرمائی ہوئی ہمکو دکہاو معتبر

اسناد سی معتمد علیہ کتاب سی لیکن کوئی نہ لا سکا انتہی بلفظہ اسکی بعد یہہ لکہا کہ وہ لوگ حدیث خیر القرون قرنی

پڑہ دیتی ہین حالانکہ اوسمین یہ معنی یہ الفاظ نہین الحاصل اول مولوی عبد الجبار صاحب غیر مقلد نی جواب انوار ساطعہ

مین براہین قاطعہ لکہا لیکن اس بات کا جواب نہ دیا کہ یہہ الفاظ مطلوبہ حسب دعوی انوار ساطعہ کہین سے ثابت

کر دیتی بنا علیہ اونکی براہین قاطعہ کا رد ادہر سی لکہا گیا دلائل ساطعہ قاطع براہین قاطعہ اوسمین صد ۱۱ پر مولوی

عبد الجبار کو الزام دیا گیا اور یہہ لکہا گیا دلکی اندہی ایسی ہوتی ہین چار صفحہ ناحق یا وہ گوئی مین سیاہ کئی اور یہہ نہو سکا

کہ جو صاحب انوار نی دعوی کیا تہا چار سطر لکہکر اوسکو توڑ دیتی الی آخرہ خلاصہ یہہ کہ ایک زمانہ بعد حاجی علاء الدین

رامپوری نی تحقیق الحق لکہی اوسکی جواب مین رسالہ تنقیح الادق لکہا گیا اوسکی صد ۱۹ سطر ۱ مین یہ مطالبہ کیا گیا اور

یہہ عبارت لکہی گئی (بدعت کی یہ حقیقت کہ جو چیز بعد قرون ثلثہ حادث ہو وہ بدعت ہی ہرگز مسلم نہین صاحب

انوار ساطعہ نی مدت سی اشتہار دے رکہا ہے کہ اس معنی کی مدعی جونکہ فقط قرون ثلثہ مین خیریت منحصر رکہتی ہین

اسلیے اونکو چاہیے کہ اونہی قرون سی یہ معنی ثابت کرین سو ابتک کوئی ثابت نہین کر سکا آپکی خدمت مین التماس ہے

کہ آپ ہی اسکی سند حدیث صحیح سے یا اقوال جماعت صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین یا ائمہ مجتہدین سے گذرانیں کہ بدعت
کی یہ معنی مجوزہ تمہاری کہ قرون ثلثہ میں بلانکیر رائج ہوئی الخ) جن ایام میں تنقیح الادق چھپکر شائع ہوئی اون
ایام میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی ایکجواب انوار ساطعہ کا مولوی خلیل احمد کے نام تالیف سے چھپوایا اوس کتاب
کی لوح پر یہ لکھا ہوا ہی کہ یہ رسالہ حسب الامر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے چھاپا گیا ہے اسکا ذکر اوپر بھی ہو چکا
لیکن چونکہ یہ لوگ بظاہر مقلد مشہور ہیں اونہوں نے نام کتاب میں بھی تقلید کی یعنی مولوی عبد الجبار کی کتاب کا جو نام تھا براہین
قاطعہ انہوں نے بھی نام رکھا لیکن صاحب انوار کی مطالبہ کو انہوں نے بھی نہ پورا کیا جسطرح صریح الفاظ مانگی تھی حدیث
یا آثار صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین رضوان اللہ علیہم سے کچھ بھی ثبوت نہ دیا وہی حدیث خیر القرون جو صاحب انوار نے پڑھدی
تھی وہی آپ بھی پڑھنے لگی وہ بھی تقریر غیر تام اسلئے کہ اونکا رسالہ میں یہ تہا کہ اگر کذب سے مراد بدعت ہے ہووے تب بھی اس
حدیث میں یہ تو نہیں فرمایا کہ جو کچھ بعد قرون ثلثہ کی ظاہر ہوگا وہ سب بدعت ہو گا کوئی لفظ حصر اور کلیت کا نہیں بس ظہور کذب کے
صدق کو بعض افراد محدثات میں کذب کا ہونا بھی کافی ہی اسکا جواب براہین قاطعہ گنگوہی میں کچھ سے ندیا گیا سوائے دیگر جواب دیگر
لکھنا شروع کر دیا جسکا جی چاہی دیکھی پھر بعد براہین قاطعہ اب توضیح الحق چھپی اس میں بھی کچھ اس اشتہار اور مطالبہ کا
جواب ندیا اور دیتی کہانسی جب آپکی صدر اعلی ہی جواب ندیسکی تو آپ کہانسے جواب دیتی فقط دفع الوقتی جواب [illegible]
کی یہہ کردی کہ آپنے توضیح الحق کی صفحہ ۲۶ سطر ۱ میں یہہ عبارت لکھدی (انوار ساطعہ میں اشتہار دیا جو لکھا ہی یہہ
مغالطہ دہی تو ہر جگہہ انکا شیوہ ہو رہا ہی) سب صاحبان انصاف خیال فرماویں کہ عبارت مذکورہ صاحب انوار کا کیا یہ ہی
جواب ہی جو حاجی جی لکھ رہی ہیں نہیں نہیں ہم لوگ بچہا چہوٹی نہیں ہیں جبتک سند نہ پہنچا دینگے اپنی قاعدہ کی حسب مطالبہ
ہم لوگونکی بنا علیہ اب اس رسالہ کو ختم کیا جاتا ہی اس مطالبہ پر کہ اب آپ صاحب رفتہ رفتہ اسبات پر اوتر آئی ہیں کہ جو چیز قرون
ثلثہ میں خود بلانکیر و اختلاف جاری ہو گئی ہو یا نہ جاری ہو گئی ہو مگر اوسکی نظیر موجود ہو وہ سنت ہے اور جو بعد میں ایجاد ہو
وہ بدعت ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ یہ مضمون ان الفاظ سے کن احادیث میں آیا ہے یا کسی طبقہ صحابہ تابعین و تبع تابعین
میں بلانکیر اس معنی اور اس قاعدہ کی شہرت ہو گئی ہی یا کس مجتہد نے ائمہ مجتہدین اربعہ میں سے یہ قانون حدیث خیر القرون
قرنی سے ایجاد کیا ہی بیان کرما اور صریح الفاظ چاہتے ہیں صحیح سند سے معتبر کتاب سے اور بعد ان طبقات کے اور دوسرے آدمی
چونکہ تمہاری نزدیک معتبر نہیں ہیں بنا علیہ ہم بھی اونکی سند نہیں مانگتے خاص قرون کی سند دو اور جبتک ہمارے ان معاوی مطالبہ
کا جواب حسب مطالبہ ہماری ندوگے مقتضای غیرت یہ ہے کہ اہل سنت کی جواب میں قلم نہ اوٹھاؤ وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبیہ سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔۔ تمت ۔ ۱۳۰

مطبع شگوفہ فیض میرٹھ میں محمد وزیر علی کے اہتمام سے چھپا